Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴ — فون ۹۴۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم منگل — قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۴ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۹ نبوت ۱۳۵۳ش ۔ ۱۹ نومبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۶۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۹ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

"پسلی اور سر میں درد کی وجہ سے کل دن بھر طبیعت ناساز رہی"

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دِلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو

تم اُس کی جماعت ہو جن کو اُس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چُنا ہے

"اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہاء تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اُس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سیّد و مولیٰ نبیّنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیسے کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ اور اُن دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفّار کا کیا کچھ عُروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے تو پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچّائی تھی۔ سو بھائیو! اِس پر قدم مارو۔ اِس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لوگے کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اُس کی جماعت ہو جن کو اُس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چُنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اُس کے لب جھوٹ سے، اور اُس کا دِل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اِس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اے خدا کے بندو! دِلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اِس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذرّیت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دِل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اُس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اُس کے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اِسی دُنیا میں خدا کو دیکھ لو۔"

(رازِ حقیقت صٓ تا صؔ)

مومن کی ہر ساعت خوشی کی ساعت ہوتی ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"مومن تو وہ ہے جو خدا کی راہ میں موت کو عید سمجھتا ہے۔ نادان ہے جو ظاہری خوشی پر خوش ہے۔ مومن کو موت بھی ناخوش نہیں کر سکتی۔ مومن مرتا ہے تو اس کی عید ہوتی ہے جیتا ہے تو اس کی عید ہوتی ہے۔ اسکی رات بھی اس کے لئے عید کا دن ہے اور اس کا دن بھی عید کا دن ہے کیونکہ حقیقی عید اللہ سے تعلق ہوتا ہے اور جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے اس کی ہر ساعت خوشی کی ساعت ہوتی ہے اور جب تک یہ نہ ہو منافقت کی عید ہے۔ نجاست پر اگر چاندی کے ورق بھی چڑھا دیئے جائیں تو اس کی بدبو اور اس کی خرابی میں فرق نہیں آ سکتا۔ ورق لگانے سے اس میں لطافت و شیرینی نہیں پیدا ہو سکتی۔ پس محض ظاہری درستگی اصلی خوبیاں پیدا نہیں کر سکتی اس کے لئے ضروری ہے کہ اندرونہ پاک و صاف اور خوبصورت ہو۔ پس جس دل کا اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں وہ رنج میں ہے اور جو رنج میں ہے اس کی کوئی عید نہیں۔"

(خطباتِ محمود جلد اوّل، صفحہ ۵۱)

نہایت ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ کے کاموں میں مصروفیات کی وجہ سے آئندہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ صرف اتوار کے روز ملاقات ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ ماہ نبوت ۱۳۵۳ ہش

حقیقی نیکوکاروں میں شمولیت کی لازمی شرط

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے مال کمانے کے دو بڑے ذرائع مقرر فرمائے ہیں ایک تجارت اور دوسرے زراعت۔ تجارت میں صرف مال کی خرید و فروخت ہی شامل نہیں ہے بلکہ اس میں ہر قسم کی محنت مزدوری، صنعت و حرفت اور ملازمت بھی شامل ہے۔ کیونکہ جو شخص محنت مزدوری یا ملازمت کرتا ہے وہ بھی ایک قسم کی تجارت ہی کرتا ہے۔ وہ جسمانی قوت و طاقت، صلاحیت و ہنرمندی اور دیگر استعدادوں کو مقررہ وقت کے لئے دوسرے کے ہاتھ فروخت کرتا اور اس کی قیمت وصول کرتا ہے۔ اسی طرح اگر دیکھا جائے تو صناع بھی تاجر ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ جو مال بھی بناتا یا تیار کرتا ہے اسے اپنے پاس نہیں رکھ چھوڑتا بلکہ اسے تاجر کے ہاتھ بیچ دیتا ہے۔ تاجر اسے صارفین کے ہاتھ بیچ کر نفع کماتا ہے۔ اس لحاظ سے "تجارت" کا لفظ ـــــ محنت مزدوری، دماغ سوزی، صناعی، اموال کی خرید و فروخت الغرض بجز زراعت ہر قسم کے جائز ذرائع آمد پر حاوی ہے۔ زراعت سے مراد کھیتی باڑی یا باغبانی کے ذریعہ زمین سے ہر قسم کے اناج، پھل اور میوے وغیرہ حاصل کرنا ہے۔ سو گویا تجارت اور زراعت میں ہر قسم کے جائز ذرائع آمد شامل ہیں۔ آمدنی کا کوئی جائز ذریعہ بھی ایسا نہیں ہے جو ان سے باہر ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر قسم کے جائز ذرائع آمد بروئے کار لاتے ہوئے مال کمانے والے مومنوں کو مخاطب کر کے ایک خاص حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (البقرۃ آیت ۲۶۸)

ترجمہ:- اے مومنو! جو طیب مال تم (محنت، مزدوری، ملازمت، صناعی یا تجارتی سامان وغیرہ بیچ کر یعنی کسی بھی قسم کی تجارت کے ذریعہ) کماتے ہو اور وہ طیب مال جو اس نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے (یعنی ہر قسم کی زرعی پیداوار) اسے (اللہ کی راہ میں حسب توفیق) خرچ کرو۔ اور اس راہ میں ردّی مال خرچ کرنے کا قصد نہ کرو (یعنی ان چیزوں کو خرچ کرنے کا قصد نہ کرو) جنہیں تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کو تیار ہو لیکن خود (تمہیں وہ خریدنی پڑیں تو) انہیں کم قیمت کے سوا لینے کے لئے تیار نہ ہو۔ خوب جان لو کہ اللہ (بالکل) بے نیاز ہے (یعنی اسے تمہارے مالوں کی ضرورت نہیں) اور بہت ہی حمد کے لائق ہے (اس لئے کہ وہ خود ہی تمہیں مال عطا کرتا ہے اور اس کے عطا کردہ مال میں سے جو تم اس کی راہ میں دیتے ہو اسے وہ قبول کر کے تمہیں اجر و ثواب کا مستحق ٹھہراتا ہے)۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کسی بھی جائز ذریعہ سے آمد پیدا کرنے والے ہر مومن کو مخاطب کر کے اسے حکم دیا ہے کہ وہ اپنے مال میں سے حسب توفیق خدا کی راہ میں خرچ کرے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جو کچھ بھی وہ خرچ کرے وہ اس کے مال کا ردّی اور ناکارہ حصہ نہ ہو بلکہ کارآمد اور خود اس کا اپنا مرغوب و دلپسند حصہ ہو۔ سو گویا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مالی قربانی کا ہی حکم نہیں دیا ہے بلکہ ایسی مالی قربانی کا حکم دیا ہے جو اعلیٰ سے اعلیٰ اور بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایسے حصۂ مال کو خدا کی راہ میں پیش کرنا ہرگز بھی مالی قربانی نہیں کہلا سکتا جسے خود مال دینے والا ناکارہ اور ردّی سمجھتا ہو۔ خدا تعالیٰ کے ہاں مالی قربانی وہی قابل قبول ہوتی ہے جب قربانی کرنے والا اپنے مال کا اچھا اور اعلیٰ حصہ خدا کی راہ میں پیش کرے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ مومنوں کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا:-

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ (آل عمران آیت ۹۳)

ترجمہ:- تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ نہ کرو اور (یاد رکھو) جو کچھ بھی تم (اسکی راہ میں) خرچ کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

پس اپنے جائز ذرائع سے حاصل کئے ہوئے مال میں سے مرغوب و دلپسند اور عزیز حصہ کو خدا کی راہ میں پیش کرنا ہر مومن پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ یعنی ہر آمدنی پیدا کرنے والے مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ بہرحال اللہ تعالیٰ کی راہ میں حسب توفیق بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرے۔ اس فرض کو بجا لانا اس درجہ ضروری ہے کہ اس کے بغیر وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی طور پر نیکوکار شمار ہی نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کُل اثاث البیت لیکر حاضر ہو گئے۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰)

مسلم گرلز سیکنڈری سکول ٹمبوڈو سیرالیون کی تعمیر کا آغاز

مقامی سرکردہ احباب کی طرف سے تعاون کی پیشکش

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

سیرالیون میں ٹمبوڈو کے مقام پر مجلس نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ملک بھر میں پہلے مسلم گرلز سیکنڈری سکول کا اجرا عمل میں آیا تھا۔ اس سکول کے پہلے نامزد پرنسپل مکرم نذیر احمد صاحب مبشر ایم۔ ایس سی نے اپنے خط مورخہ ۱۱/۴/۸ میں اس سکول کی تعمیر کے بارے میں ابتدائی مساعی کا تذکرہ کیا ہے۔ چنانچہ اس خط کے بعض اقتباسات افادۂ احباب کے لئے پیش خدمت ہیں۔ وہ رقمطراز ہیں:-

"اس ماہ خاکسار نے ٹاؤن چیف اور دوسرے سرکردہ لوگوں سے مل کر سکول کی مجوزہ زمین کے لئے کوشش کی۔ الحمد للہ کہ اس سکول کے لئے تقریباً ۲۳ ایکڑ زمین کی منظوری مل گئی ہے۔

یہ زمین مرکزی شارع پر واقع ہے۔ اس قصبے میں زیادہ تر آبادی عیسائی ہے، لیکن ان لوگوں نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو دیکھتے ہوئے احمدیہ مشن کو یہ دعوت دی ہے کہ وہ یہاں پر گرلز سیکنڈری سکول قائم کرے۔ یہاں اکثر آبادی دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ ہے۔ اس قصبہ میں سے ایک صاحب HON. K.C. BAMANJA اس وقت سیرالیون کے نائب وزیر خارجہ ہیں۔ دوسرے A. A. KOROMA اس وقت سیرالیون کی ڈائمنڈ کارپوریشن کے ڈپٹی جنرل منیجر ہیں۔ اسی طرح ایک صاحب ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہیں۔ یہ تینوں اصحاب سکول کی تعمیر و ترقی میں ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں۔ جناب کوراما ڈپٹی جنرل منیجر ڈائمنڈ کارپوریشن نے میٹریل دینے کا وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے فوری طور پر ایک صد بوری سیمنٹ اور ریت دیدی ہے جزاہم اللہ۔ مقامی انتظامیہ کی طرف سے بھی ہر طرح کا تعاون حاصل ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ جلد عمارت کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔"

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کی تعمیر اور اسی طرح مجلس نصرت جہاں کے دیگر منصوبوں کو اپنے فضل سے بے حد بابرکت فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکلات و مصائب کا بہترین علاج — صبر و رضا اور دُعا

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

(۲)

دنیاداروں کا طرزِ عمل

یہ حقیقت ہے کہ بعض فلسفی اور دانشمند کہلانے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی قضاء و قدر اور حکمتوں کے بارے میں بے دلیل طور پر محض شیطانی وساوس اور شبہات کی بنا پر جھگڑنے اور لوگوں کو گمراہ کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ ان کے پاس کوئی یقینی علم اور ٹھوس دلیل یا مشاہدہ یعنی شہادت نہیں ہوتی نہ انہیں کسی کتاب منیر یعنی الہام کا دعویٰ ہوتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے کبر و غرور اور ناقص علم پر گھمنڈ کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ حَرْف کے معنی طرف یعنی شک و تردد کے بھی ہوتے ہیں۔ ایسے متردد لوگ سچائی کو دنیا کے فوائد حاصل کرنے کے لئے اختیار کر لیتے ہیں حالانکہ دنیا کا نفع و نقصان تو انسان کے ساتھ ہر حال میں لگا رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض بے وقوف اس لئے اسلام میں داخل ہو جاتے تھے کہ انہیں دنیوی فوائد حاصل ہوں۔ حضرت امام مجاہدؒ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ مدینہ میں ایسے شکی اور دنیا پرست متردد لوگ بھی آتے اور اسلام قبول کر لیتے تھے کہ اگر ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا یا ان کے مویشی اچھے بچے دیتے تو وہ کہتے کہ یہ دین جو ہم نے قبول کیا ہے اچھا اور سچا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کہتے کہ دینِ اسلام بُرا ہے۔ ایسے لوگ ذرا سا ابتلاء یا مصیبت آنے پر خدا اور اس کے رسولؐ سے پھر جاتے ہیں جس سے ان کی دنیا بھی جاتی ہے اور دین بھی۔ اگرچہ بظاہر وہ محسوس کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی دنیا (خدا سے پھر کر) محفوظ کر لی ہے۔ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ پس ایسا طریق اختیار کرنا بڑا ٹوٹا اور کھلا کھلا گھاٹا اور خسارہ ہے جس سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہر مومن کا فرض ہے۔

قوانینِ قدرت کی خلاف ورزی

اب اصل سوال کی طرف رجوع کرتے ہوئے عرض ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم کی بعض آیات اور متعدد احادیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ انسان اگر اپنے گرد و پیش اور ذاتی حالات و افعال کا صحیح طور پر گہری نظر سے جائزہ لے اور عقل و تدبر سے کام لے تو معلوم ہوگا کہ عمومی طور پر یہ بات بالکل صحیح ہے کہ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ (شوریٰ ۳۰) یعنی جو تکالیف و مصائب یا بیماریاں، پریشانیاں اور نقصانات ایک انسان کو اٹھانے پڑتے ہیں وہ عموماً اپنی ہی غلطیوں، کوتاہیوں، سستیوں، بے احتیاطیوں اور قوانینِ قدرت کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے ان کا شکار ہوتا ہے۔ اِلَّا ماشاء اللہ۔ ہر معاملہ کی ذرا گہرے طور پر تحقیق اور تجزیہ کرنے سے یہ حقیقت عموماً کھلے طور پر سامنے آ جاتی ہے۔ اگرچہ دنیا میں بعض امور اور حوادثات ایسے بھی پیش آتے ہیں جو انسانی سمجھ سے بالا ہوتے ہیں اور ان کی حکمت اور صحیح وجوہات اور علل اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ایسے امور یا حادثات رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد کر کے صبر و رضا سے کام لینا چاہیئے۔

مومن پر مصائب کی اصل حکمت

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں مومنوں پر بعض مصائب و مشکلات اور تکالیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے محض امتحان اور ابتلاء کے طور پر آتی ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ کا مقصد صرف اپنے بندوں کے ایمان، اخلاص اور محبت کو آزمانا اور انہیں ان کے صبر و تحمل اور استقامت کے صلہ میں انعامات و برکات اور کامیابی اور ترقی سے نوازنا ہوتا ہے۔ اس قسم کی آزمائشیں، ابتلاء اور تکالیف ہر الٰہی جماعت بلکہ عموماً ہر مومن کو برداشت کرنی پڑتی ہیں تاکہ غیر مومنوں اور دنیوی جماعتوں پر ان کی روحانی برتری اور فوقیت ثابت ہو اور کمزوروں اور اعلیٰ درجے کے مومنوں میں امتیاز ہو جائے اور جو مومن غافل ہوں انہیں بھی بیدار ہونے کا موقعہ مل جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ؕ

(بقرہ: ۱۵۶ تا ۱۵۸)

کہ اے مومنو! ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے۔ اور اے رسول! تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے جن پر جب بھی کوئی مصیبت آئے تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے مومنوں کو پرکھنے کے لئے ضرور ان کو ابتلاؤں، امتحانوں، مصیبتوں، مشکلات اور نقصانات کی کٹھالی میں سے گذارتا ہے تاکہ ان کے جوہر ظاہر ہوں اور کھوٹا اور نیک علیحدہ علیحدہ ہو جائیں چنانچہ دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ (بقرہ: ۲۱۵)

یعنی کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اسکے کہ ابھی تم پر ان لوگوں کی سی تکلیف کی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف بھی اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تھا تاکہ اسوقت کا رسول اور اسکے ساتھ کے ایمان والے کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئیگی۔ یاد رکھو اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان

ان آیات اور ان سے پہلی آیات کی تفسیر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ جو فرمایا تو اس مقام پر خدا تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے کبھی کسی قسم کا خوف آتا ہے اور کبھی بھوک آتی ہے اور کبھی مالوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ تجارت میں خسارہ ہوتا ہے اور کبھی ثمرات میں کمی ہوتی ہے اولاد ضائع ہوتی ہے اور ثمرات برباد ہو جاتے ہیں اور نتائج نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہوتی ہے۔ اسوقت اللہ تعالیٰ اپنی شان حکومت دکھانا چاہتا ہے اور اپنی منوانا چاہتا ہے۔ اس وقت صادق اور مومن کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ نہایت اخلاص اور انشراح صدر کے ساتھ خدا کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اور اس پر خوش ہو جاتا ہے کوئی شکوہ اور بدظنی نہیں کرتا اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ یعنی صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔ یہ نہیں فرمایا کہ دعا کرنے والوں کو بشارت دو بلکہ صبر کرنے والوں کو۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ اگر بظاہر اپنی دعاؤں میں ناکامی دیکھے تو گھبرا نہ جائے بلکہ صبر و استقلال سے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرے ....."

"پھر دعا کرنے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ صابر ہو جلد باز نہ ہو جو ذرا سی بات پر [illegible] کرتا ہے یا وہ کیا فائدہ اٹھائے گا۔ اسے تو چاہیئے کہ صبر کے ساتھ انتظار کرے اور حسن ظن سے کام لے۔"

قرآن شریف سے صاف پایا جاتا ہے کہ ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ابتلا آویں جیسے فرمایا:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی
کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف آمنّا کہنے سے چھوڑ دئے جائیں اور فتنوں میں نہ پڑیں۔ انبیاء علیہ السلام کو دیکھو ان کو کس قدر دکھ انہیں ملتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ

. . . .

. . . .

. . . . وسلم ہی کی طرف دیکھو کہ آپ کو مکی زندگی میں کس قدر دکھ اٹھانے پڑے۔ طائف جب آپ گئے تو اس قدر آپ کے پتھر مارے گئے کہ خون جاری ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیسا وقت ہے میں کلام کرتا ہوں اور لوگ منہ پھیر لیتے ہیں اور پھر کہا اے میرے رب! میں دکھ پہ صبر کروں گا جب تک تو راضی ہو جاوے۔

اولیاء اور اہل اللہ کا یہی مسلک اور عقیدہ ہوتا ہے۔ سید عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں کہ عشق کا خاصہ ہے کہ مصائب آتے ہیں انہوں نے لکھا ہے ؎

عشقا برآ! تو مغز گرداں خوردی
با شیر دلاں چہ دستی ہا کردی
اکنوں کہ بما روئے تو بر آوردی
ہر حیلہ کہ دانی بعاشقاں کردی

پس مصائب اور تکالیف پر اگر صبر کیا جاوے اور خدا تعالے کی قضا کے ساتھ رضا ظاہر کی جاوے تو وہ مشکل کشائی کا مقدمہ ہوتی ہے۔

؎ ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تکالیف کا نتیجہ تھا کہ مکہ فتح ہو گیا۔ دعا میں خدا تعالے کے ساتھ شرط باندھنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ جن مقدس لوگوں نے خدا کے فضل اور فیوض حاصل کئے انہوں نے اس طرح حاصل کئے کہ خدا کی راہ میں مر مر کر فنا ہو گئے۔ . . . . . جو لوگ آسمانی علوم سے ناواقف ہیں وہ ان اسرار کو نہیں سمجھتے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور وہ اندھا ہو گیا۔ اس نے کہا کہ اسلام میرے لئے مبارک نہیں اس سے مرتد ہو گیا ایسے لوگ محروم رہ جاتے ہیں میں نے ایک جگہ دیکھا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فتوحات کے لئے دعا کرتے تھے تو ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے خواب میں دیکھا آپ نے انہیں فرمایا کہ تیرے لئے شہادت مقدر ہے اگر تو صبر نہ کرے گا تو اخیار و ابرار کے دفتر سے تیرا نام کٹ جائیگا (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۰۳ تا ۵۰۷)

امتحانوں اور ابتلاؤں کی حکمتیں

اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ کی مذکورہ بالا آیت نمبر ۲۱۵ کی تفسیر میں مومنوں پر تکالیف و مصائب کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس جگہ خدا نے نبیوں اور مومنوں پر جو مصائب آتے ہیں ان کی حکمت بتائی ہے فرماتا ہے کہ ہم چاہتے تو انہیں کوئی بھی تکلیف نہ پہنچنے دیتے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا بلکہ مخالفوں کے عذاب اور تکلیفیں خدا کے نبیوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو برابر پہنچتا رہیں اور اس میں ہماری غرض یہ تھی کہ ان کے دلوں میں دعاؤں کی تحریک زیادہ سے زیادہ ہوتی رہے اور وہ بار بار

. . . .

. . . .

. . . .

ہماری طرف جھکیں تا ایک طرف ان کے دلوں میں اللہ تعالے کی محبت بڑھے اور دوسری طرف جب اللہ تعالے کی نصرت معجزانہ طور پر آئے تو ان کے ایمان بڑھیں اور کفار میں سے جو غور کرنے والے ہوں انہیں ہدایت حاصل ہو چنانچہ فرماتا ہے کہ جب یہ غرض پوری ہو جاتی ہے تو اللہ تعالے فرما دیتا ہے کہ لو اب ہماری مدد آ گئی۔

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ میں نے پہلی آیت کے جو معنے کئے تھے کہ اس میں ذکر ہے کہ جب اکثر حصہ قوم کا اختلاف کرتا ہے تو مومن سخت ابتلاؤں اور دکھوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اسی کی وجہ سے اللہ تعالے سارے قومی انعامات انہی کو سونپ دیتا ہے وہ معنے سیاق قرآن کی رو سے درست ہیں کیونکہ بعد کی آیت میں مومنوں کے ابتلاء کا ہی ذکر کیا گیا ہے اگر پہلی آیت کا وہ مضمون نہ لیا جائے جو میں نے بتایا ہے تو یہ دوسری آیت بالکل بے جوڑ ہو جاتی ہے اور پہلی آیت سے اس کا کوئی تعلق نظر نہیں آتا"

(تفسیر صغیر بقرہ زیر آیت ۲۱۵)

جماعتی ابتلاء صرف جماعت احمدیہ کو

پس اس ابدی صداقت کا عملی اظہار دنیا میں ہر زمانے میں ہوتا رہا ہے کہ اللہ تعالے اپنے نیک اور محبوب بندوں کے امتحان اور انہیں بلند درجات اور ترقیات عطا کرنے کی غرض سے انہیں مشکلات و تکالیف اور مصائب میں ڈال کر ان کی خوبیاں اور محاسن اور سچائی دنیا پر ظاہر فرماتا ہے بالفاظ دیگر مومن اور سچائی کے حامل جماعتیں ہمیشہ ستائی جاتی اور ذلت و مصیبت اٹھاتی ہیں اور آخر کار غیبی امداد معجزانہ طور پر ان کو پہنچتی ہے اور انہیں مظفر و منصور کر دیتی ہے۔۔۔

عصر حاضر میں مذکورہ بالا ابدی صداقت کا عملی اظہار جماعت احمدیہ کو پیش آنے والے حالات میں ہو رہا ہے اور ان حالات سے دنیا بھر کی تمام مذہبی جماعتوں میں سے صرف احمدیہ جماعت کو ہی پیش آ رہے ہیں اور یہ اس کی صداقت اور الٰہی جماعت ہونے کی بیّن اور ناقابل انکار دلیل ہے۔ ضرورت صرف انصاف اور خدا خوفی سے غور کرنے کی ہے۔

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالے نے مومنوں کو صبر کی بار بار تاکید و تلقین فرمائی ہے۔ درحقیقت صابر انسان کا اللہ تعالے کے نزدیک بڑا بلند مقام ہے اسی لئے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ صابر مومنوں پر وہ اپنی خاص برکتیں اور رحمتیں نازل فرماتا ہے اور وہ صحیح معنوں میں ہدایت یافتہ ہوتے ہیں ان کے ایمان اور عزائم مضبوط سے مضبوط چٹانوں سے بھی مضبوط تر ہوتے ہیں۔ صبر کے متعلق قرآن کریم کی جملہ آیات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ صبر ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی خوبی ہے اور اس کا مطلب و مفہوم تمام عادات رذیلہ کا مقابلہ کر کے اخلاق جمیلہ پر قائم رہنا اور پھر اپنے آپ کو اس بلند مقام سے گرنے سے روکنے کا نام صبر ہے گویا اس کے مفہوم میں استقلال و استقامت سے نیکیاں اور ذمہ داریاں و عبادات بجا لانا تقویٰ کی باریک سے باریک راہوں پر دوام اختیار کرنا اور ہر چھوٹی بڑی برائی اور گناہ سے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے بچائے رکھنے کے لئے کوشاں رہنا نیز مشکلات تنگیوں اور دکھوں اور مصائب کو برضائے خاطر منظور کرنا اور راضی برضائے مولیٰ رہنا اور عفت یعنی شہوت اور نفسانی خواہشات کو دبانا اور بے جا حرکات اور فضول و لغو چیزوں کی خواہش سے اپنے آپ کو روکنا حلم یعنی غصہ کی حالت میں دشمن سے درگذر کرنا اور انتقامی جوش اور جذبہ سے مغلوب نہ ہونا اور زبان اور دیگر اعضاء کو بدگوئی اور بدعملی سے روکے رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی خوبیوں اور بلند اخلاق والے صابرین میں سے بنائے۔ آمین

مزید حکمتیں

اس سوال کے جواب میں کہ اللہ کیوں اور کس مقصد کے پیش نظر اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کو موقعہ دیتا ہے کہ وہ بعض دفعہ انہیں انتہائی دکھ اور تکالیف اور اذیتیں اور نقصان پہنچائیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے عنہ مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"چونکہ یہ اعتراض پیدا ہوتا تھا کہ اللہ تعالے نے ایسا کیوں کیا کہ ایک طرف تو وہ اپنے پیاروں کو مبعوث فرماتا ہے اور دوسری طرف دشمنوں کو ان پر کتوں کی طرح مسلط کر دیتا ہے اسلئے اس کا جواب یہ دیا کہ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا (الفرقان ۳۲) تیرا رب لوگوں کو ہدایت دینے اور اپنے ماموریں کی معجزانہ مدد کرنے کے لحاظ سے بڑا کافی ہے یعنی بظاہر تو یہ مخالفتیں تمہیں قابل اعتراض نظر آتی ہیں لیکن انہی مخالفتوں کے نتیجہ میں خدا تعالے کا ہادی اور اس کا نصیر ہونا ظاہر ہوتا ہے جب مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ تعالے کی معجزانہ تائیدات اور نصرتیں بھی بڑھ جاتی ہیں اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں جب کوئی دوست یہ ذکر کرتے کہ ہمارے ہاں بڑی مخالفت ہے تو آپ فرماتے یہ تمہاری ترقی کی علامت ہے جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت بھی بڑھتی ہے کیونکہ مخالفت کے نتیجہ میں کئی ناواقف لوگوں کو بھی سلسلہ سے واقفیت ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ اُن کے دلوں میں اس سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور جب وہ کتابیں پڑھتے ہیں تو صداقت ان کے دلوں کو موہ لیتی ہے" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص ۲۳ تا ۵۷) (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ (۱۹۷۴ء)

پہلا دن ۲۶ر فتح / دسمبر بروز جمعرات

اجلاس اوّل

۱۵-۹ تا ۳۰-۹	تلاوت قرآن مجید و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۳۰-۹ - ۱۵-۱۰	افتتاحی خطاب از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ (از جلسہ گاہ مردانہ)	
۱۵-۱۰ - ۲۵-۱۰	تلاوت قرآن مجید	
۲۵-۱۰ - ۳۰-۱۰	نظم	
۳۰-۱۰ - ۴۵-۱۰	اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ طاہرہ بنت مولٰنا ابوالعطاء صاحب
۴۵-۱۰ - ۰۰-۱۱	صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و جرأت کے نمونے	" امۃ الصبور صاحبہ بنت مکرم پیر صلاح الدین صاحب
۰۰-۱۱ - ۱۰-۱۱	تلاوت قرآن مجید	مکرمہ ملیحہ ثمین صاحبہ لاہور
۱۰-۱۱ - ...	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

اجلاس دوم

۰۰-۲ تا ۱۰-۲	تلاوت قرآن مجید	مکرمہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ بیگم قریشی خلیل احمد صاحب
۱۰-۲ - ۱۵-۲	نظم	" امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مولوی فیروز الدین صاحب
۱۵-۲ - ۳۵-۲	احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے	" حمامۃ البشریٰ صاحبہ ایم۔اے لاہور
۳۵-۲ - ۰۰-۳	حالات حاضرہ اور ہماری ذمہ داریاں	" رضیہ درد صاحبہ ایم۔اے
۰۰-۳ - ۴۵-۳	مسئلہ جہاد از روئے اسلام	مکرم مولٰنا ابوالعطاء صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
۴۵-۳ - ۳۰-۴	احمدیت نے اسلام کو کیا دیا؟	" مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ (از جلسہ گاہ مردانہ)

دوسرا دن ۲۷ر فتح / دسمبر بروز جمعہ

پہلا اجلاس

۱۵-۹ تا ۳۰-۹	تلاوت قرآن پاک و نظم	(از جلسہ گاہ مردانہ)
۳۰-۹ - ۱۵-۱۰	اسلام میں انسانیت کے بنیادی حقوق	مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۵-۱۰ - ۲۵-۱۰	تلاوت قرآن مجید	مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
۲۵-۱۰ - ۳۰-۱۰	نظم	
۳۰-۱۰ - ۵۰-۱۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقہ نسواں پر۔	" امۃ الرشید شوکت صاحبہ
۵۰-۱۰ - ۱۰-۱۱	تقریر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ	
۱۰-۱۱ - ۴۵-۱۱	تقریر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	

اجلاس دوم

۰۰-۲ تا ۱۵-۲	تلاوت قرآن مجید و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۱۵-۲ -	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از جلسہ گاہ مردانہ	

تیسرا دن ۲۸ر فتح / دسمبر بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

۱۵-۹ تا ۲۵-۹	تلاوت قرآن مجید	مکرمہ حمامۃ البشریٰ صاحبہ لاہور
۲۵-۹ - ۳۰-۹	نظم	" مسعودہ شاہدہ صاحبہ
۳۰-۹ - ۵۰-۹	حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	مکرمہ شگفتہ اسلام صاحبہ
۵۰-۹ - ۱۵-۱۰	تقریر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	
۱۵-۱۰ - ۰۰-۱۱	ذکر حبیب علیہ السلام	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب از جلسہ گاہ مردانہ
۰۰-۱۱ - ۴۵-۱۱	اسلام کا بطل جلیل (علیہ السلام)	" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب از جلسہ گاہ مردانہ
۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱۲	اعلانات	

دوسرا اجلاس

۰۰-۲ - ۱۵-۲	تلاوت قرآن مجید و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۱۵-۲ -	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از جلسہ گاہ مردانہ	

بازیافتہ پرس

چند دن ہوئے خاکسار کی دکان پر کسی عورت کا کپڑا خریدتے ہوئے پرس رہ گیا ہے۔ اس میں کچھ نقدی بھی ہے۔ نشانی بتا کر پرس مجھ سے حاصل کر لیں۔

خواجہ عبدالمومن
پروپرائٹر مومن کلاتھ ہاؤس
گولبازار۔ ربوہ

۳۰ پُرانی اور "لاعلاج" امراض ۳۰ کی کیورز (CURES) کے نتائج

مکرم جناب نور الحق منظر ۱۹-۱ رحمٰن بلڈنگ ہو لکھنے لکھا: "خاکسار کی والدہ صاحبہ شدید قسم کے دمہ میں مبتلا تھیں۔ استھما کیور (ASTHMA CURE) استعمال کرانے سے انہیں آرام آگیا" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ مثلاً پُرانی کھانسی کیلئے کف کیور وغیرہ قیمت مکمل کورس ۔/۱۰

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کی قیمتوں میں معمولی اضافہ

ملک میں ہر چیز کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ کاغذ، طباعت، کتابت وغیرہ کے نرخ پہلے سے بڑھ چکے ہیں۔ ادارہ خالد و تشحیذ نے گزشتہ سال اشیاء کی گرانی کے باوجود رسائل کی قیمتوں میں کوئی اضافہ نہ کیا اور اس کی وجہ سے ادارہ دوران سال زیر بار رہا۔ اب مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال یکم نومبر ۱۹۷۴ء سے رسائل کی قیمتوں میں معمولی اضافہ "مجبوراً" کرنا پڑا۔ اضافہ شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

ماہنامہ خالد	سالانہ	-/۱۰ روپے	فی پرچہ	-/۱ روپیہ
" تشحیذ الاذہان	سالانہ	-/۸ روپے	فی پرچہ	-/۸۰ پیسے

خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حالات کے پیش نظر اس معمولی ناگزیر اضافہ کو برداشت کرتے ہوئے حسب سابق ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱- خاکسار کے خالو جان کی آنکھوں کا آپریشن مورخہ ۱۲/۱۱/۷۴ کو ایبٹ آباد ہسپتال میں ہوا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دردِ دل سے ان کے آپریشن کی کامیابی اور شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشارت احمد۔ رائے پور ضلع سیالکوٹ)

۲- گزشتہ فسادات کے دوران دکان لُٹ جانے کی وجہ سے میں بہت مقروض ہو چکا ہوں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قرض کی ادائیگی کے سامان مہیا فرمائے۔ آمین

(شیخ عبدالرحیم مسعود کلاتھ ہاؤس۔ لائل پور)

مطب هُوَالشَّافِي

حکیم محمد اسلم فاروقی زبدۃ الحکماء، مولوی فاضل، شاہد، رجسٹرڈ طبیب درجہ اول پروفیسر معالجات و علم الادویہ طبیہ کالج ربوہ

بہترین تشخیص و تسلی بخش علاج کے لئے

دارالعلاج رحمت بازار ربوہ

کی طرف رجوع فرمائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایّام:-

بعض خبروں کا خلاصہ

• نوّے سال کے دوران سنگین ترین بحران

کراچی ۱۶ر نومبر۔ سائنس، ٹیکنالوجی، تعلیم اور صوبائی رابطہ کے وفاقی وزیر عبدالحفیظ پیرزادہ نے بین الصوبائی رابطہ کمیٹی کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے آج پریس کانفرنس میں فرمایا کہ بجلی میں اس غیر معمولی کمی کی وجہ دریاؤں میں پانی کی کمی ہے۔ توقع ہے کہ اِس سال دریاؤں میں پانی معمول کے مقابلے میں کم ہو جائے گا۔ منگلا ڈیم کی جھیل بھی ابھی تک پُر نہیں ہوئی ہے اور گزشتہ نوّے سال کے دَوران اِس سال ملک میں پانی کی کمی کا بحران انتہائی سنگین ہو گا۔ پیرزادہ نے کہا کہ اِس وقت ملک میں بجلی کی مجموعی پیداوار بارہ سو میگاواٹ ہے اور اگر اس میں ڈھائی سو میگاواٹ کی کمی واقع ہوئی تو اس کا مطلب بجلی کی پیداوار میں ۲۵ فیصدی کمی ہو گی۔ تاہم جناب پیرزادہ نے عوام کو یقین دلایا کہ حکومت کو اس خطرہ کا پوری طرح احساس ہے۔ اور وہ اس امر کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ زراعت اور صنعت کو جو ملکی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں کم سے کم نقصان پہنچے۔ (روزنامہ "امروز" لاہور ۱۷ر نومبر ۷۴ء صا)

• مسئلہ ختمِ نبوّت کے ذریعہ سیاسی شکست

چنیوٹ ۱۶ر نومبر۔ صوبائی وزیرِ قانون و پارلیمانی امور سردار صغیر احمد نے جڑانوالہ میں ایک بڑے جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی نے ختمِ نبوت کا مسئلہ خوش اسلوبی سے حل کیا ہے۔ اس مسئلہ کا حل سانحہ کربلا کے بعد سب سے بڑا اسلامی تاریخ کا واقعہ ہے۔ قادیانی مسئلہ حل کر کے وزیر اعظم بھٹو نے اپوزیشن لیڈروں کی سیاست ختم کر کے رکھ دی ہے۔

("امروز" لاہور ۱۷ر نومبر ۷۴ء صا)

• طلباء کے ہنگامے، استاد کی پٹائی

حیدر آباد ۱۷ر نومبر۔ سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے انتخابی مرکز میں طلباء کے ہنگامے کے بعد یونیورسٹی سنٹر کے تمام امتحانات منسوخ کر دئے ہیں کیونکہ امتحانات میں تعینات تمام اساتذہ نے طلباء کی جانب سے توہین آمیز رویّہ کی بناء پر کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ سندھ یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر سمیت بہت سے طلباء نے امتحانات کے پرچوں کے جوابات کتابوں سے نقل کرنے کی دلیرانہ کوشش کی تو سنٹر میں تعینات اساتذہ نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا۔ اس پر طلباء نے اساتذہ کے ساتھ بدتمیزی کی۔ انہیں گالیاں دیں اور نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ اساتذہ نے سکھر میں ٹیلیفون پر وائس چانسلر سے شکایت کی کہ ہم ڈیوٹی پر رہنے سے معذور ہیں چنانچہ وائس چانسلر نے یونیورسٹی نیو کیمپس کے تمام امتحانات منسوخ کرنے کا حکم دیدیا۔

کراچی میں اسلامیہ سائنس کالج کے پرنسپل نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی ہے کہ بی۔اے کے ایک طالب علم نے ایک استاد کی محض اِس لئے پٹائی کر دی کہ استاد نے اسے نقل کرنے سے منع کیا تھا۔ مغربی پاکستان کالج ٹیچرز ایسوسی ایشن کے صدر نے اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ (روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۸ر نومبر ۱۹۷۴ء صا)

• بیس لاکھ جعلی راشن کارڈ

کراچی۔ یہ بات یقیناً تعجب کا باعث ہو گی کہ پاکستان کے اس شہر میں بیس لاکھ راشن کارڈ جعلی ہیں۔ (امروز ۱۸ر نومبر ۷۴ء صا)

• جعلی نوٹ بنانے کی مشینری

لائلپور ۱۶ر نومبر۔ افغان باشندے سلطان محمد نے جسے نشاط آباد پولیس نے جعلی کرنسی نوٹ رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا تھا بتایا ہے کہ اس کے گروہ نے سوا اور پچاس روپے کے ہزاروں نوٹ چھاپ کر بڑے بڑے شہروں میں پھیلا دئے ہیں۔ ملزم نے مزید بتایا جعلی نوٹ چھاپنے کی مشینری درّہ خیبر کے علاقے میں نصب ہے۔ پولیس اسے کرنسی نوٹوں کے خفیہ اڈہ کی نشاندہی کے لئے لے جا رہی ہے۔

(نوائے وقت ۱۸ر نومبر ۷۴ء صا)

• بیوی بچّے کو ٹوکہ سے ہلاک کر دیا

سرگودہا ۱۷ر نومبر۔ نواحی چک ۱۲۹ جنوبی کے ایک زمیندار غلام چشتی نے اپنی بیوی اور شیر خوار بچّی کو ٹوکہ کے وار کر کے قتل کر دیا ہے۔ تھانہ سلانوالی نے ملزم کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

(نوائے وقت ۱۸ر نومبر ۷۴ء صا)

• ریل کے ڈبّہ کے نیچے آکر ہلاک

نارووال ۱۷ر نومبر۔ ایک بچہ ریلوے شنٹنگ لائن پر ریل کے ایک ڈبّہ کے نیچے آکر ہلاک ہو گیا۔ لڑکے کی عمر ۹ سال تھی اور وہ شہر کے مشہور آڑھن مرچنٹ حاجی محمد شفیع کا پوتا تھا۔

(نوائے وقت ۱۸ر نومبر ۷۴ء صا)

بڑی عید پر ربوہ میں قربانیاں کرنیوالے احباب متوجّہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ یکم نومبر ۷۴ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ امسال بڑی عید کے موقع پر بیرون ربوہ کے احباب کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک حالات اجازت دیں وہ اپنی قربانیاں ربوہ میں کروائیں۔

ایسے احباب جو صیغہ جلسہ سالانہ کو قربانی کروانے کے لئے جانور کی قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ رقوم جلد از جلد بھجوا دیں۔ اگر ۲۵ر نومبر تک ایسی رقوم بھجوا دی جائیں تو صیغہ جلسہ سالانہ کو قربانیوں کا انتظام کرنے میں سہولت ہو گی۔

بکرے کی صورت میں ۱۲۰ تا ۱۵۰ روپے اور گائے کی قربانی میں حصّہ کی صورت قیمت فی حصّہ ۵۰ تا ۷۰ روپے ہو گی۔ (افسر جلسہ سالانہ)

صد سالہ احمدیّہ جوبلی فنڈ

پہلا مرحلہ ختم ہونے میں ساڑھے تین ماہ باقی ہیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ر تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۲۸۔ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک کل وعدہ کا ۱/۸ وصول ہو جانا چاہیئے اندرون و بیرونِ پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بشریٰ شریف صاحبہ اور خالد سعید احمد صاحب کو بتاریخ ۲۰ر ستمبر ۱۹۷۴ء پہلی بچی عطا فرمائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچّی کا نام خالدہ منورہ تجویز فرمایا۔ نومولودہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلّغ گیمبیا کی نواسی اور محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انچارج احمدیہ میڈیکل سنٹر گیمبیا کی پوتی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچّی کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے، دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

دیدہ زیب ریشمی و سُوتی ملبوسات

آئرش لیلن سیفٹی، جین، وِلی شفون، وِلی فلیٹ، فلیٹ کریپ، زینت کریپ، ٹائر ٹیکس K.T پلین و پرنٹ سماٹل، ڈکیمرک پرنٹ، یونیورسل، پاکستانی سیمر، فلالین، پلیے بوائے، جارجٹ، شفون و دیگر اقسام کے سُوتی و ریشمی ملبوسات خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔ دیانتداری ہمارا نصب العین ہے۔

خواجہ عبدالمومن
مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

درخواستِ دُعا

کراچی سے سید انتظار حسین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کی آنکھوں میں موتیا اُتر آیا ہے ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سید صاحب موصوف کا اپریشن کامیاب کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔ (نصیر احمد محمود۔ سعیدہ منزل دار الرحمت وسطی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴